بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت شیخ الہندؒ اور اُمّت کا غم

’’اے میرے نونہالانِ وطن! جب میں نے دیکھا کہ میرے اس درد کے غم خوار جس میں میرے ہڈیاں پگھلی جا رہی ہیں‘ مدرسوں اور خانقاہوں میں کم اور سکولوں اور کالجوں میں زیادہ ہیں تو میں نے اور چند مخلص احباب نے ایک قدم علی گڑھ کی جانب بڑھایا اور اس طرح ہم نے دو تاریخی مقاموں دیوبند اور علی گڑھ کا رشتہ جوڑا......‘‘۔اور ’’...... میں نے اس پیرانہ سالی اور علالت ونقاہت کی حالت میں آپ کی اس دعوت پر اس لیے لبیک کہا کہ میں اپنی گمشدہ متاع کو یہاں پانے کا امیدوار ہوں۔ بہت سے نیک بندے ہیں جن کے چہروں پر نماز کا نور اور ذکر الٰہی کی روشنی جھلک رہی ہے...‘‘۔(یہ الفاظ ہیں شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی رحمہ اللہ علیہ کے جو انہوں نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں خطاب کے دوران ادا کیے۔)

اور ’’میں نے جہاں تک جیل کی تنہائیوں میں اس پر غور کیا کہ پوری دنیا میں مسلمان دینی اور دنیوی ہر حیثیت سے کیوں تباہ ہو رہے ہیں تو اس کے دو سبب معلوم ہوئے‘ ایک ان کا قرآن چھوڑ دینا‘ دوسرے آپس کے اختلافات اور خانہ جنگی۔ اس لیے میں وہیں سے یہ عزم لے کر آیا ہوں کہ اپنی باقی زندگی اس کام میں صرف کروں کہ قرآن کریم کو لفظاً اور معناً عام کیا جائے۔ بچوں کے لیے لفظی تعلیم کے مکاتب ہر بستی بستی میں قائم کیے جائیں۔ بڑوں کو عوامی درسِ قرآن کے صورت میں اس کے معنی سے روشناس کرایا جائے اور قرآنی تعلیمات پر عمل کے لیے آمادہ کیا جائے اور مسلمانوں کے باہمی جنگ وجدال کو کسی قیمت پر برداشت نہ کیا جائے‘‘۔ (دارالعلوم دیوبند میں حضرت شیخ الہندؒ کا اکابر علماء کے اجتماع سے خطاب)

جناب شیخ الہند رحمہ اللہ علیہ کے مذکورہ بالا اقتباسات میں پیش کردہ احیائے دین کے ’’پروگرام‘‘ کی واقعی اور سچی تعبیر کے لیے قیامِ پاکستان کے بعد اگر کسی ایک ’’ہمہ جہت‘‘ شخصیت کا ہیولہ نگاہوں میں آتا ہے تو وہ صرف ہمارے والدِ گرامی قدر محترم ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ علیہ ہیں...... جو نہ تو معروف معنی میں ’’ابلہ ٔ مسجد‘‘ تھے اور نہ ہی پورے طور پر ’’تہذیب کا فرزند‘‘۔ جناب شیخ الہند ہی کی طرح انہوں نے اُمت کی پستی اور زبوں حالی کی فکر مندی اور احیائے دین ودعوت رجوع الی القرآن میں اپنی پوری زندگی ایسے گھلا دی کہ گویا ایک موم بتی ہو...... جسے ایک نہیں بیک وقت دونوں سروں سے سُلگا دیا گیا ہو! احیائے دین کے جس عظیم مشن کا بیڑا انہوں نے اللہ کے فضل اور اسی کی تائید ونصرت کے بھروسے پر اپنی نوجوانی کی عمر میں اُٹھانے کا عزم کر لیا‘ اس کے تقاضے پورا کرتے کرتے زندگی کھپا دی‘ بلکہ گھلا دی...... وہ اس راستے میں آگے سے آگے ہی بڑھتے چلے گئے اور کبھی پیچھے مُڑ

کر بھی نہ دیکھا۔ بقول شاعر ؎

واپس نہیں پھیرا کوئی فرمان جنوں کا
تنہا نہیں لوٹی کبھی آواز جرس کی
خیریّتِ جاں ' راحتِ تن ' صحّتِ داماں
سب بھول گئیں مصلحتیں اہلِ ہوس کی

اور بقولِ خود: ''ایک شاعر کے بقول ''ہم لوگ اقراری مجرم ہیں'' کے مصداق مجھے برملا اعتراف ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے جس کام کے لیے اپنی زندگی وقف کر دینے کی توفیق عطا فرمائی ہے' اور جس کے لیے میں نے اپنے پیشہ طب کو بھی خیر باد کہا ہے' وہ وہی ہے جس کی بیسویں صدی عیسوی میں پہلی بار نہایت زوردار دعوت دی تھی مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم نے 'الہلال' اور 'البلاغ' کے ذریعے...... اور جس کے لیے انہوں نے عملی جدوجہد کا آغاز بھی 'حزب اللہ' کے قیام کی صورت میں کر دیا تھا' لیکن جسے وہ بعض داخلی عوامل اور خارجی موانع کے باعث جلد ہی بددل ہو کر چھوڑ بیٹھے۔''

گرامی قدر والد صاحب ؒ کو اللہ تعالیٰ نے جس مشن اور دین کی خدمت کے لیے چن لیا تھا' اسی کے اعتبار سے صلاحیتوں اور قوائے طبعی سے بھی نوازا تھا۔ چنانچہ وہ اپنے بارے میں خود فرماتے ہیں:

> ''چونکہ اللہ تعالیٰ نے مزاج کچھ ایسا دیا ہے اور آج سے نہیں بلکہ بچپن سے دیا ہے کہ جو بات حق معلوم ہو اس پر ڈٹے رہو...... میری عمر چوبیس برس کی تھی جب میں نے جماعت اسلامی کے سالانہ اجتماع منعقدہ ماچھی گوٹھ میں کھڑے ہو کر مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم سے جماعت کے انقلابی طریقہ کار کو چھوڑ کر انتخابی طریق کار اختیار کرنے کی پالیسی سے ڈٹ کر اختلاف کیا تھا۔ مولانا مرحوم میرے والد کی عمر کے تھے' پھر میرے محسن بھی تھے' کہ ان کی تصانیف کے مطالعہ سے مجھے دین کا صحیح مفہوم اور ایک مسلمان کی دینی ذمہ داریوں کا شعور حاصل ہوا تھا' جس پر محکم یقین مطالعہ قرآن سے حاصل ہوا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایک مزاج دیا ہے کہ جو بات سمجھ میں آتی ہے اس کا برملا اظہار کیا جائے۔ لہٰذا مولانا مودودی مرحوم کی انتخابی سیاست کے موقف پر میں نے جماعت اسلامی کا رکن رہتے ہوئے اپنا اختلافی موقف دلائل کے ساتھ تحریری شکل میں بھی پیش کیا اور ماچھی گوٹھ میں اسٹیج پر کھڑے ہو کر بھی...... اگر کوئی دلیل سے میری رائے اور میرے موقف کو غلط ثابت کر دے تب تو میں فوراً ہتھیار ڈالنے پر آمادہ ہوتا ہوں اور اپنی غلطی تسلیم کرنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتا' لیکن اگر کوئی اسے دلیل سے غلط ثابت نہیں کرتا تو مجھے اس کی قطعی پرواہ نہیں ہوتی کہ میری بات کی کون مخالفت کر رہا ہے' کسے باشد۔ اللہ کا فضل ہے کہ اس نے مجھے یہ مزاج دیا ہے۔ میں نے جہاں تک اپنے مزاج اور اپنی طبیعت کی گہرائی میں جا کر ٹٹولا ہے' probe کیا ہے' تو میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ الحمد للہ ثم الحمد للہ مجھ میں انانیت اور عُجب نہیں ہے اور میں شعوری طور پر اپنے رب سے پناہ طلب کرتا رہتا ہوں کہ وہ مجھے اس روگ سے محفوظ رکھے۔ نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کے مطابق عُجب مُہلکات میں سے سب سے زیادہ مہلک اور شدید مرض ہے۔''

والدِ محترمؒ نے غلبہ و اقامتِ دین کی جدوجہد کے لیے تنظیم اسلامی قائم کی تو علماء ربانیین بالخصوص منتسبینِ حضرت شیخ الہندؒ کی سرپرستی اور تعاون کی شدید احتیاج کا اظہار فرمایا اور اس مقصد کے لیے علماءِ کرام و مشائخِ عِظام کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ اس ضمن میں آنجنابؒ نے ۱۹۸۵ء کے دوران ایبٹ آباد میں ایک مقتدر دینی و روحانی راہنما مولانا غلام النصیر چلاسیؒ (المشہور بہ چلاسی بابا) سے ملاقات فرمائی تو انہیں اپنے مزاج اور خیالات و نظریات کے جملہ پہلوؤں سے حد درجہ ہم آہنگ پایا۔ انہوں نے والدِ محترمؒ کے بارے میں اپنا تاثر بایں الفاظ بیان فرمایا:

> ”آپ کو دیکھ کر میرا یقین نبی اکرم ﷺ کی اس حدیث پر مزید گہرا ہو گیا ہے کہ میری امت میں ہمیشہ کم از کم ایک گروہ ضرور حق پر قائم رہے گا۔“

بحمد اللہ تعالیٰ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے سالانہ اجلاس منعقدہ ۳۰ دسمبر ۲۰۱۲ء اور تنظیم اسلامی کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۱۳ تا ۱۵ جنوری ۲۰۱۳ء میں اسی عزم کا اعادہ کیا گیا کہ والدِ محترمؒ کے جاری کردہ ان دو چشمہ ہائے فیض سے حق پرستی اور حق گوئی کا وہ کام ان شاء اللہ تعالیٰ جاری و ساری رہے گا جس کی بنیادوں کو والدِ محترمؒ نے بفضلہٖ تعالیٰ اپنی محنت اور خداداد صلاحیتوں سے تعمیر کیا اور خون پسینے کی محنت سے اس کی آبیاری کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اس عزم میں استقامت اور کامیابی عطا فرمائے اور والدِ محترمؒ کے حق میں ان مساعی کو صدقۂ جاریہ بنائے۔ آمین!

❁❁❁

ہماری ویب سائٹ

www.tanzeem.org

پر ملاحظہ کیجیے:

- ☆ تنظیم اسلامی کا تعارف
- ☆ بانیٔ تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد کا مکمل دورۂ ترجمۂ قرآن
- ☆ بانیٔ تنظیم اسلامی اور امیر تنظیم اسلامی کے مختلف خطابات
- ☆ تلاوتِ قرآن، دروسِ قرآن، دروسِ حدیث اور خطاباتِ جمعہ
- ☆ صحیح بخاری، صحیح مسلم، موطا امام مالک اور اربعین نوویؒ کے تراجم
- ☆ میثاق، حکمت قرآن اور ندائے خلافت کے تازہ اور سابقہ شمارے
- ☆ اردو اور انگریزی کتابیں
- ☆ آڈیو/ویڈیو کیسٹس/سی ڈیز اور مطبوعات کی مکمل فہرست